**اقتصادی ترقی میں** **تعلیم ک****ا کردار**

شاداب ثمر\**[[1]](#footnote-1)* امہ حبیبہ\*\*، ناد یہ\*\*\*

**\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_\_**

**Abstract**

The development of any country depends on their educated manpower. They make better use of national resources for the development of the country. When the concept of human investment emerged in the early twentieth century, many countries preferred to invest in better education and training of children. Therefore, these children have not become a burden on the economy of the country when they grow up. Moreover, they become part of the country's economic development. These countries would now be counted among the developed countries. Purpose of this study was to highlight the various aspect of educational investment on the development of an individual and on the economic development of a country.

**Keywords:** Economic development, role of Education

**تعارف**

کسی بھی انسان کی تعلیم و تربیت اور پیشہ ورانہ مہارتوں میں اضافے کی غرض سے کی جانے والی سرمایہ کاری کو انسانی سرمایہ کاری کہا جاتا ہے۔انسانی سرمایہ کاری انسان میں تخلیقی صلاحیتیں ابھارتی اور اس میں بہتر کام کرنے کی صلاحیت پیدا کرتی ہے۔ جس سے معاشی قدر میں اضافہ ہوتا ہے۔ انسانی سر مایہ کاری کسی بھی دوسری سرمایہ کاری سے منفردحیثیت رکھتی ہے کیونکہ زندگی کے ہر شعبے میں ترقی اور جدت کے لئے ضروری ہے کہ انسانی سرمایہ کاری کی جائے ۔ اس لئے دور حاضر میں بڑی بڑی کمپنیاں اپنے کارکنان کی تعلیم اور تربیت پر لاکھوں خرچ کرتی ہیں ۔ کیونکہ ان کمپنیوں کو ترقی اور دور حاضر کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے جدید تربیت سے لیس کارکنان کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تھوڑی سی سرمایہ کاری ان کے کارکنان کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافہ کر تی ہے اور اس طرح یہ کمپنیاں دن دگنی رات چگنی ترقی کر تی ہیں ۔ جو کمپنیاں انسانی سرمایہ کاری نہیں کرتیں وہ بہت جلد اپنا وجود کھو دیتی ہیں۔ انسانی سرمایہ کاری میں باقاعدہ منظم سر مایہ کاری انیسویں صدی سے پہلےا ہم نہیں سمجھی جاتی تھی اور انسانی سرمایہ کاری صرف سکول کی تعلیم پر متوقع اخراجات، تربیتی کورسز کی لاگت اور دوسرے کئی تعلیمی شعبوں تک محدود تھی (اوزٹرک،2001,Ozturk)۔

سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور نے اس صورت حال کو یکسر تبدیل کر دیا ۔ جدید ٹیکنالوجی نے پیداوار کو بڑھانے کےلیےنت نئے طریقے متعارف کروائے ۔ ایڈم سمتھ نے اٹھارہویں صدی میں انسانی سرمایہ کاری کا خیال پیش کیا تھا، بعد میں اس نظریہ پر ماہر معاشیات گیری بیکر (Garey Backer)نے تحقیق کی جو بہت مقبول ہوئی اور اس کو نوبل انعام سے بھی نوازا گیا۔ 2004 میں ایم آئی آئی کے ماہر ِمعاشیات رابرٹ گین اور مائیکل والڈ مین نے انسانی سرمائے کا نیا تصور پیش کیا۔ انھوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ انسانی سرمایہ کاری میں مہارتوں کے حصول پر خاص توجہ دی جائے ۔ مثال کے طور پر اگر سکولوں پر سرمایہ کاری کی جائے تو ایسی تعلیم دی جائے کہ بچے صرف تعلیم ہی حاصل نہ کریں بلکہ مختلف ہنر کے ماہر بھی ہوں ۔ جوکسی نوکری کی تلاش کرنے کی بجائے اپنے پیروں پر کھڑے ہو سکیں یا پھر وہ اپنی اُن مہارتوں کی بنیاد پرکمپنیوں میں قابل ِعزت نوکری حاصل کر سکیں (گیلسکان،2004 (Caliskan,

 بیسویں صدی کے آغاز میں علم ِتعلیم اورنئی مہارتوں نے انفرادی اور قومی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس لحاظ سے یہ دور انسانی سرمایہ کاری کا دور کہلایا۔ اوزٹرک (2001)، Ozturk کے نزدیک ملکی معیشت کی ترقی کا دارو مدار قوم کو مہیا کیےجانے والے معیارِتعلیم اور معیارِصحت پر ہے۔ کیونکہ صحت مند قوم ہی اپنی ملکی معیشت میں اپنا کردار بہتر طریقے سے ادا کرسکتی ہے۔ انہوں نے اپنے تحقیقی مکا لے میں استدلال کیا ہے کہ بیشتر ممالک ثانوی اور اعلی تعلیم کے حصول پر توجہ دے رہے ہیں اور اپنے ملک و قوم کو بہتر اور معیاری تعلیم مہیا کررہے ہیں ۔جیسا کہ مشرق وسطی میں گزشتہ دہائیوں کی نسبت ، بنیادی تعلیم کے حصول تک رسائی غیر معمولی طور پر زیادہ کی گئی جس کی بدولت ان ممالک میں طلباء کی کثیر تعداد جیسے ہی بنیادی اور ابتدائی تعلیم مکمل کرتی ہے، ان کی اعلی تعلیم کے حصول کے لئے مانگ بڑھ جاتی ہے۔ خواتین کی تعلیم بھی اقتصادی اور معاشی ترقی کے لئے اہم سر مایہ کاری کا درجہ رکھتی ہے۔ خواتین اپنے بچوں کی بہترصحت، پیدائش میں موزوں وقفہ اور بچوں کی شرح اموات میں کمی کے حوالے سے بھی اہم کردار ادا کرتی ہیں ۔ اس کے علاوہ خواتین اپنے بچوں کے لئے بہترین تعلیمی مواقعوں کےلئے بھی اہم ذریعہ ہوتیں ہیں غرض یہ کہ صحت مند ماں ہی صحت مند قوم اور معاشرے کی ضامن ہوتی ہے (سیکر اور الیگریسمی، 2015 ، Seeker & Alagarsamy )۔

 دور حاضر کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے تمام مما لک صنعت و حرفت کی غرض سے عالمی منڈی میں متحد ہو چکے ہیں، جس کی وجہ سے عالمی مارکیٹ میں انسانی مہارتوں کا معیار بلند ہو گیا ہے۔ (برٹون،گہرگینا،ڈیواک2013 ,Berton Gherghina & Divac)۔کیونکہ ترقی یافتہ ممالک افراد کو عالمی معیار کے مطابق بہترین مہارتیں اور معیاری تعلیم مہیا کرنے کے بھرپور مواقع مہیا کرتے ہیں اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے بہترین نصاب ، اساتذہ کی تعلیم اور تدریسی طریقوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔( نیامٹو،2014 Neamto,) نے اپنے مکا لے میں لکھا ہے کہ جاپان ایک ایسا ملک ہے جس نے اپنے بیشتر قدرتی وسائل، ایٹمی حملوں کے بعد مکمل طور پر کھو دئیے تھے۔ لیکن ایک بہترین قوم ہونے کی حیثیت سے وہ یہ سمجھتے تھےکہ مستقبل کی کا میابی کا دارو مدار معیاری تعلیم اور معیاری انسانی سرمایہ کاری پر ہے۔ واضح رہے کہ جاپان دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں سب سےآگے ہے، ان کی اس کامیابی اور خوشحالی کے پیچھے ایک اہم وجہ یہ ہے کہ ایک ترقی یافتہ اقتصادی نظام کوفروغ دینے سے قبل جاپانی قوم نےنظام تعلیم پر خصوصی توجہ دی، انہوں نے ملکی بجٹ کا بیشتر حصہ انسانی سرمایہ کاری اور معیاری تعلیم کے لئے مختصکیا۔ مندرجہ بالا مثال سے واضح ہوتا ہے کہ اقتصادی ترقی کا دارومدار انسانی سرمایہ کاری پر ہے۔ متعدد تحقیقات کے مطابق انسانی سرمایہ کاری مختلف عوامل سے مل کر ملک کی مربوط معاشی و اقتصادی ترقی میں ،تعلیم و تحقیق اور مختلف تجربات کے ذریعے، اپنا اہم کردار ادا کرتی ہے(ہانوشیک،2007؛, 2009; Hanushek, Cooray کروے)

ترقی پذیر ممالک کی پسماندگی کی ایک وجہ تعلیم کی درجہ بندی اور غیر مساوی تعلیمی مواقع ہیں جو ان ممالک کی آمدنی پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ انسانی سرمایہ کاری معاشی و اقتصادی ترقی میں تب تک اہم کردار ادا نہیں کر سکتی جب تک کہ ملکی افراد اپنے معیارِتعلیم کو عالمی مارکیٹ کے مطابق نہیں کرتے۔ غرض کہ یہ افراد صرف اور صرف عالمی منڈیوں میں اپنی پیشہ ورانہ مہارتوں کو بروے کار لاکر ہی بین لاقوامی برادری کے مدِ مقابل آ سکتے ہیں تاکہ ان کی معاشی اور اقتصادی ترقی کے بھی امکانات زیادہ ہوسکیں ۔(ادریس ،شاہ (Adrees & Shah, 2018۔

**تعلیم اور ملکی پیداوار** (Education and Productivity)

تعلیم کسی بھی ریاست کی پیداوار اور برآمدات کی تشکیل وترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔(کالسیکان، 2015 ) ,Caliskan )کے مطابق تعلیم غیرملکی ٹیکنالوجی کی خرید وفروخت کے لیے اہم عنصر ہے۔ بنیادی اور ثانوی تعلیم ، دیہی اور شہری ملازمین کی شرح آمدنی میں اضافہ کرتی ہے۔ ثانوی تعلیم بشمول پیشہ وارانہ تعلیم تنظیمی صلاحیتوں سمیت پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو بھی فروغ دیتی ہے۔ ڈوکا،گہرگینا (2013) ،Gherghina duca کے نزدیک ثانوی اور تیسرے درجے کی تعلیم (Tertiary education) ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مختلف در جوں کی تعلیم جزیاتی معیشت (micro - economics ) کلیاتی معیشت(Macro-economics) دونوں سطح پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جزوی طور پر اگر دیکھا جائے تو متعدد تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ اعلی درجے کی تعلیم براہ راست آمدنی میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ تعلیم کے زراعت کی پیداوار کی شرح پر مثبت اثرات دیکھے گئے ہیں۔ تعلیم یافتہ کسان جدید ٹیکنالوجی کو پیداوار بڑھانے کے لئے بہتر طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس روایتی طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے پیداوار کی شرح میں کمی کی توقع کی جاسکتی ہے۔تھائی لینڈ میں بنیادی اور ابتدائی تعلیم حاصل کرنے والے کسان ان پڑھ کسانوں کی نسبت کھاد اور دوسرے جدید آلات کا استعمال زیادہ بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں ۔ (بیرڈسال،1993 ,Birdsall) ، اسی طرح نیپال میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم حاصل کرنے والے کسان سالانہ چاول کی پیداوار کی شرح میں 13 فیصد اضافہ کرتے ہیں (موک،جامیسوں، 1994,Jamison & Moock) تعلیم جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اور اس میں وقت کے ساتھ وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کا با عث بھی بنتی ہے۔ مختلف عدادوشمار کے مطابق صنعتی کارکنان اور مالکان کی تعلیم اور مہارتیں کمپنی کی تکنیکی جدت پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہیں ۔(ڈیرنیگاگولا 1995 ,Dernigagola)

اگرچہ تعلیم کے بغیر ترقی ناگزیر ہے (اوزٹرک 2001,Ozturk) لیکن صرف تعلیم ہی ملکی معیشت کو تبدیل نہیں کرسکتی ، بلکہ سرمایہ کاری کی مقدار اور معیار مل کر ہی اقتصادی کارکردگی کی بہتر تشکیل کر پاتے ہیں اورانسانی سرمائے کی ترقی بھی ان عوامل پربہت ذیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ پالیسی سازوں اور منتظمین کی تعلیم براہ راست ، پالیسی سازی اور سرمایہ کاری کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کے علا وہ داخلی اور خارجی سرمایہ کی شرح میں اضافہ اس قدر ہی ممکن ہے کہ جتنا معیاری انسانی وسائل میں اضافہ ہو (اوزٹرک،بیرٹون، (Berton, 2012, Ozturk, 2001

(بیرٹون،Berton, 2012 )ترقی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کی تعلیم پر زور دیتا ہے۔مثال کے طور پر تعلیمی درجات میں اضافہ مجموعی سرمائے کی شرح میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔ کیونکہ اعلیٰ تعلیم وتحقیق ترقی کی جدید راہیں دریافت کرنے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ غرض یہ کہ جدید تحقیق پیداوار پر براہ راست اثر انداز ہوتی ہے ۔(پیروٹی 1993 ,Perroti) اسی طرح تعلیم براہ ر است برآمدات کی نوعیت اور توسیع پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جو کہ مجموعی پیداوار پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ اور یہی مثبت اثرات اقتصادی ترقی کی مجموعی شرح پر اثر انداز ہوتے ہیں ۔ اس کے ذریعے انسانی ترقی کُلی طور پر کسی بھی معیشت پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔(اوزٹرک 2001 ,Ozturk)۔ ترقی پزیرمما لک میں انفرادی تعلیم (Labor force) سرمایہ کاری اور تجارت کی تشکیل پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ (ووڈز،1994woods) نے یہ استدلال کیا ہے کہ جدید طرزکی صنعتوں میں ناخواند ہ کارکنوں سے بھی بنیادی لکھنے،پڑھنے، عددی مہارت اور نظم و ضبط کی توقع کی جاتی ہے۔ جو کہ ابتدائی علم کے درجوں میں ہی پڑھائی اور سکھائی جاتی ہے۔

 **تعلیم اور آمدنی** (Education and Income)

اعلیٰ تعلیم بہتر آمدنی کا باعث بنتی ہے۔ اس کے ذریعے ہی اعلی سطح کے ترقیاتی منصوبوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ اعلیٰ تعلیمی درجات کم آمدن والے افراد کو بہتر مالی وسائل فراہم کرتے ہیں ۔(اوزٹرک ,Ozturk , 2001)۔ مثال کے طور پر 1980 میں کی گئی ایک تحقیق میں(ساکاروپولوس ،1994,Psacharopoulos )نے آمدنی کی عدم مساوات اور غربت کے درمیان تعلق کو دریافت کیا۔ اس تحقیق کے مطابق یہ دریافت کیا گیا کہ ملازمین کی آمدنی میں تبدیلی سکول کےمختلف درجات ( ابتدائی ، ثانوی وغیرہ) کے مطابق تھی۔ اس تحقیق کا واضح طور پر نتیجہ یہ تھا کہ تعلیم آمدنی پر مضبوط ترین اثر ڈالتی ہے۔

تعلیم اپنے اثرات کے ذریعے کلی آمدنی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ 80ء کی دہائی کے وسط میں 14 افریقی ممالک پرکی گئی تحقیق کے مطابق تقریبا تمام ممالک میں خواتین کی تعلیم اور زراعت کے درمیان تعلق منفی تھا۔ (negative correlated) ۔ ابتدائی تعلیم کے ساتھ نصف ممالک میں منفی اثرات مرتب ہوئے جبکہ دوسرے نصف میں کوئی اثر نہیں ہوا۔ دوسری طرف ثانوی تعلیم نے زرعی پیداوار کو کم کیا، کیونکہ ان افراد کا رجحان نوکری کی طرف بڑھ گیا۔(بیرڈسال،1995 ,Birdsall)۔

**تعلیم ، مساوات اور غربت** (Education , Inequality and Poverty)

(بیرٹون،Berton, 2012) کے نزدیک معاشی ترقی میں تعلیم کے کردار کو صرف آمدنی اور پیداوار تک ہی محدود نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ اقتصادی ترقی کے ڈھانچے ،آمدنی کی تقسیم اور غربت پربھی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں ۔ 60 اور 50 ء کی دہائی میں ملکی ترقی کا سب سے اہم مقصد اقتصادی ترقی میں اضافہ تھا اور اس کے مطابق معیشت کی تعلیم (economics of education) نے قومی پیداوار کی ترقی کے لیے تعلیم کی شرکت کو مزیدا ہم بنا دیا کیوںکہ اقتصادی ترقی سے غربت میں کمی کی جاسکتی ہے۔ ایشیا کے ترقی پذیر ممالک میں موجود تعلیمی نظام نے وہاں آمدنی کی غیر مساوی تقسیم کو فروغ دیا ہے۔

Adrees & Khan, 2015; Farooq, 2001; Hanushek, 2007; Jamal & Khan, 2015; Kanwal & Munira-2015 (ادریس،خان،ٖفاروق،ہانوشیخ،جمال،خان،کنول،مینرہ، (خانم،رحمان ،عبدالرحمن،Khanam, Rehman and Abdurrahman, 2015)نے اپنے مکا لے میں لکھا ہے کہ ثانوی اور اعلی تعلیم حاصل کرنے والے افراد اپنی زندگی میں 300 سے 800 فیصد زیادہ کھاتے ہیں ان افراد کی نسبت جنہوں نے بمشکل بنیادی تعلیم حاصل کی ہوتی ہے۔(سعید ،فاطمہ،2015 Saeed and Fatima) کے نزدیک اس کی بنیادی وجہ موقع کی لاگت (The opportunity cost) ہے۔ وہ طلباء جوغریب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں ۔ انھیں اپنے خاندان والوں کے ساتھ کھیتوں میں کام کرنا پڑتا ہے یا اپنے خاندانی پیشوں کو اپنانا پڑتا ہے۔ ان کی تعلیمی لاگت خاندانی کاموں کی نظر ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ غریب خاندان کے طلبا ء کوامیرخاندان سے تعلق رکھنے والے طلبا کی نسبت نجی اخراجات اور تعلیمی مواقع کم ملتے ہیں۔ اسی وجہ سے ان کی ابتدائی تعلیم کے دوران سکول چھوڑ جانے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں ۔حقیقت یہ ہے کہ غریب خاندان کے بچے اپنی ثانوی تعلیم حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور تعلیم مکمل ہونے سے پہلے ہی سکول چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مختلف در جات پرتعلیم حاصل کرنے والے افراد کی آمدنی بھی مختلف ہوتی ہے۔ مختلف درجات بنیادی، ابتدائی، ثانوی اور اعلی تعلیم ) کے تحت ترقی پذیر معیشت میں آمدنی کی عدم مساوات میں اضافہ ہوتا ہے۔ دراصل یہ ہی عدم مساوات غربت کو کم کرنے کے بجائے اس کو مستحکم کرتا ہے(جمال،کنول،مینیرہ،خان 2007; Jamal & Khan, 2015; Kanwal & Munira, 2015)

**تعلیم اور تجارت** (Education and Trade)

کچھ ممالک نے تعلیم اور اس کے مثبت اثرات کے ذریعے سرمایہ کاری میں بہتری اور ترقی حاصل کی ہے۔ تعلیم کو فروغ دینے سے ملک کے شعبه در آمدات کو متقابلی سطح پر لایا جاتا ہے۔ حاصل شدہ جدیدعلم ملک کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے خاص طور پر درآمدات کے ذریے علم کو فروغ دیا جاسکتا ہے(ڈیوڈ،لوی،David and Loewy, 1995)

(اوزٹرک،2001 ,Ozturk) کے نزدیک جدیہ علم ترقی کی راہ میں بذات خود آلاکار کی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کے برعکس کچھ میکانزم کے ذریعے انسانی سرمایہ کاری کے تحت ملکی اقتصادی ترقی پر اثر انداز ہوتا ہے۔یہ وسیع پیمانے پر قبول کیا جا چکا ہے کہ متقابلی صورت حال سے نمٹنے کے لیے دنیا کو جد ید علم اورنئی مہارتوں کی وسیع پیمانے پر ضرورت ہے۔ کسی بھی شعبہ میں ترقی کرنے کے لیے تعلیم و ہنر ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ تکنیکی تعلیم کسی ملک کی پیداوار کو بڑھا سکتی ہے اورایک غربت و افلاس زدہ معاشرہ زیورِ تعلیم سے آراستہ ہو کر اس آزمائش سے چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے بغرض تعلیم کا اقتصادی ترقی میں بنیادی کردار ہے۔

**اقتصادی ترقی**

 تعلیم معاشی اور اقتصادی ترقی کے بنیادی عوامل میں سے ایک ہے کوئی بھی ملک انسانی سرمائے میں حاظر خواہ سرمایہ کاری کے بغیر مستقل اقتصادی ترقی حاصل نہیں کر سکتا ۔ تعلیم معیار زندگی کو بہتر بناتی ہے جس سے معاشرے اور افراد کو وسیع پیمانے پر معاشی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تعلیم لوگوں کی پیداواری اور تخلیقی صلاحیت کو اجاگر کرتی ہے۔ اور کاروباری اور تکینکی صلاحیت کو فروغ دیتی ہے ۔ اس کے علاوہ یہ اقتصادی اور معاشرتی ترقی کو محفوظ بنانے اور آمدنی کی تقسیم کو بہتر بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ درحقیقت ، اقتصادی ترقی ایک پیچیدہ عمل ہےاور ماہرین معاشیات کو بنیادی عوامل کی نشاندہی کرنے میں مشکل وقت درپیش رہا ہے۔ اس عمل کی بنیادی حیثیت یہ ہے کہ انسانی سرمائے کو بہتر پیداوار ی طریقوں سے منسلک کیا جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے بعض ممالک دوسروں کے مقابلے میں اس عمل میں بہت تیزی سے ترقی کر رہے ہیں۔ کچھ ماہرینِ ¸معاشیات کے نزدیک انسانی سرمایہ میں کمی کے باعث غریب ممالک غریب تر ہو رہے ہیں۔ان ماہرین کے نزدیک دوسری جنگ عظیم میں تباہ حال امیر ممالک تیزی سے وسیع پیمارنے پر انسانی سرمائے پر سرمایہ کاری کرنے کی وجہ سےکامیاب ہوگئے جبکہ غریب ممالک انسانی سرمایہ کاری نہ کرنے کی وجہ سےقلیل مقدار میں بھی کامیابی حاصل کرنے میں نا کام رہے۔

معاشی ماہرین اب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اقتصادی اور معاشی ترقی کے عمل میں تعلیم یا انسانی سرمایہ کاری ایک اہم عنصر ہے۔ متعدد مطالعہ جات کے مطابق تعلیم یافتہ کا رکن پیداوار میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں اور وہ زیادہ تنخواہ حاصل کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اوسط درجے کی تعلیم میں اضافے کی بدولت قومی آمدنی میں بیک وقت اضافہ ہوتا ہے لہذا صلاحیتوں کو حاصل کرنا بھی سرمایہ کی ایک شکل ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ تعلیم معاشی واقتصادی ترقی کے عمل میں بہت بڑا اوراہم کردار ادا کرتی ہے۔(اکبر،بہرمن، Akbar, 2016; Behrman,1990)

**ما حاصل: (Conclusion)**

اقتصادی ترقی کے لیے تعلیم ایک اہم عنصر ہے۔ تعلیم اور انسانی سرمایہ کاری کے بغیر معاشی اور اقتصادی ترقی ناممکن ہے ۔ دور حاضر کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے تعلیم اور انسانی سرمایہ کاری لازم و ملزوم ہیں۔ درحقیقت تعلیمی ترقی ہی اقتصادی ترقی کا دوسرا پہلو ہے۔ متعدد تحقیقی مکالہ جات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد ہی ملکی آمدنی اور اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ غرض کہ تعلیم یافتہ افراد ہی غیر تعلیم یافتہ یا کم تعلیم یافتہ افراد کی نسبت جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے ملکی پیداوار بڑھانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

دوسری جانب تعلیم کو ملکی پیداوار اور آمدن تک ہی محدود نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے اثرات آمدنی کی تقسیم اور غربت پر بھی مرتب ہوتے ہیں۔ یہ بات اس سے واضح ہوتی ہے کہ جہاں تعلیم نے جدید دور کے تقاضوں کو پورا کیا ہے وہیں یہ عدم مساوات، غربت اور آمدنی کی غیر مساوی تعلیم کا باعث بھی بنتی ہے۔ تاہم اس کے باوجود تعلیم کا اقتصادی ترقی میں مثبت کردار نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

**References**

Behrman, J., R. (1990). Human resource led development, Review of issues and

development. *Journal of Econometrics*, *3*(1), 125-187

Behrman, J., R. & Wolfe, B., L. (1987). How does mother’s schooling affect the family’s health, nutrition, medical care usage and household. *Journal of Econometrics*, *36*(1), 185- 204

Ben-David, D. and Loewy, M. (1995), *Free Trade and Long Run Growth*. Retrieved from: https://ideas.repec.org/p/cpr/ceprdp/1183.html

Berton, T., R. (2012). The role of education in economic development: theory history and current return.*Educational Research, 55*(2),121-138.

Birdsall, N. (1993). *Social development in economic development*. Retrieved from: [https://www.researchgate.net/publication/23721633\_Social\_development\_ is\_economic\_](https://www.researchgate.net/publication/23721633_Social_development_is_economic_)development

Caliskan, H., K. (2015). Technological change and economic growth. *Procedia - Social and* *Behavioral Sciences: Elsevier, 195*(12), 649-654.

Cooray, A., V. (2009). The role of education in economic growth.*Journal of Monetary Economics, 34*(2), 143-173.

Deraniyagala, S. (1995).*Technical Change and Efficiency in Sri Lanka`s Manufacturing Industry.*[*Oxford Development Studies*](https://www.researchgate.net/journal/1469-9966_Oxford_Development_Studies)*29*(1), 101-114.

Farooq, M. (2001). Education and income inequality in Pakistan. *The Dialogue, 5*(3), 227-240.

Grossman, G., M. & Helpman, E. (1989). Growth and Welfare in a Small Open

Economy. *Journal of Monetary Economics, 37*(3), 313- 344.

Gherghina, R. & Duca, I. (2013). The contribution of education to the economic   development process of the state. *Journal of Knowledge Management, Economics and Information Technology, 4*(1), 1-15.

Hanushek, E., A. & Wobmann, L. (2007). *The role of education quality for economic growth.* Retrieved from: https://www.researchgate.net/ publication/ 44838806\_The\_Role\_of\_education\_quality\_for\_economic\_growth

Idrees, M. & Shah, A. (2018). An empirical analysis of educational inequalities in Pakistan. *Pakistan Economic and Social Review.* *56*(2), 313-324.

Jamal, H. & Khan, J. (2005). The knowledge divide: education inequality in Pakistan. *The Lahore Journal of Economics, 10*(1), 85-104.

Jamison, D. & P. Moock. (1994). Farmer Education and Farmer Efficiency in the Nepal: The Role of Schooling, *World Development*, *12*(1), 67-86.

Kanwal, A. & Munir, K. (2015). The impact of educational and gender inequality on income inequality in South Asia. Munich Personal RePEc Archive, 5(1), 13-26.

Khan, M., Z., U., Rehman, S., & Abdurehman,C. (2015). Education and income inequality in Pakistan. *Management and Administrative Sciences Review, 4*(1), 134-146.

Neamtu, D., M. (2014). Education, the economic development pillar. *Procedia - Social and Behavioral Sciences,* *30*(180), 413 – 420.

Ozturk, I. (2001). The role of education in economic development: a theoretical perspective. *Journal of Rural Development and Administration,* *33*(1), 39-47.

Psacharopoulos, G. (1994). Returns to investment in education: a global update. *World Development,22*(9), 1325-1343.

Perotti, R. (1993). Political equilibrium, income, distribution, and growth. *The Review of Economic Studies, 60*(4), 755-776.

Saeed, N., & Fatima, A. (2015). Education inequality in rural and urban Sindh. *The Pakistan Development Review, 54*(4), 767–777.

Sekar, M. & Alagarsamy, S. (2015). Women empowerment: role of education. *International Journal in Management and Social Science, 2*(12), 76-85.

Wood, A. (1994). North-South Trade, Employment and Inequality: Changing Fortunes in a Skill-Driven World. [*A Journal of Policy Analysis and Reform*](https://econpapers.repec.org/article/acbagenda/), *2*(3), 374-376.

1. ادارہ تعلیم و تحقیق، پنجاب یونیورسٹی لاہور پاکستان [↑](#footnote-ref-1)